فون نمبر ۴۹۔ تار کا پتہ ڈیلی الفضل ربوہ

REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

یوم پنجشنبہ

فی پرچہ ۱۰ انئے پیسے

۲۷ ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ

ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵

جلد ۵۱/۱۶ ۲۷ تبوک ۱۳۴۱ ہش ۲۷ ستمبر ۱۹۶۲ء نمبر ۲۲۳

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سچی معرفت ہر ایک طالب حق کو مل سکتی ہے بشرطیکہ وہ استقلال سے اس راہ میں قدم رکھے

جو غفلت کرتا ہے اور صدق نیت سے اس کی جستجو نہیں کرتا وہ محروم رہتا ہے

"یقیناً یاد رکھو کہ سچی معرفت ہر ایک طالب حق کو جو مستقل مزاجی سے اس راہ میں قدم رکھتا ہے مل سکتی ہے یہ کسی کے لئے خاص نہیں ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ جو غفلت کرتا ہے اور صدق نیت سے اس کی جستجو نہیں کرتا اس کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ ورنہ خدا تعالےٰ تو ہر ایک انسان کو اپنی معرفت کے رنگ سے رنگین کرنا چاہتا ہے۔ کیونکہ انسان کو خدا تعالےٰ نے اپنی صورت پر پیدا کیا اور اسی لئے فرمایا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ جن لوگوں نے ایک عورت کے بچے کو یا یوں کہو کہ انسان کو خدا بنایا ہے انہوں نے نہ خدا تعالےٰ کو سمجھا ہے اور نہ انسان ہی کی حقیقت پر غور کیا ہے۔ انسان کیا ہے؟ وہ گویا کل مخلوقات الٰہیہ کی ایک مجموعی صورت ہے جس قدر مخلوق دنیا میں جیسے بھیڑ بکری وغیرہ موجود ہے سب انسانی قویٰ کی انفرادی صورتیں ہیں۔ جیسے ایک مصنف جب کوئی کتاب لکھنی چاہے تو پہلے متفرق نوٹ ہوتے ہیں پھر انکو ترتیب دیکر ایک کتاب کی صورت میں لے آتا ہے۔ اسی طرح پر کل مخلوقات انسانی قویٰ کے خاکے ہیں۔ گویا یہ عملی صورت بتاتی ہے کہ انسان اعلیٰ قوےٰ لیکر آیا ہے پس عیسائی مذہب انسانی قوےٰ کی توہین کرتا ہے اور انکی تکمیل اور نشو و نما کیلئے ایک خطرناک روک پیدا کر دیتا ہے جبکہ وہ انسان کو خدا تعالےٰ بنا کر اس کے خون پر نجات کا انحصار رکھ دیتا ہے۔"

(الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۲ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

نخلہ ۲۵ ستمبر بوقت دس بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح دس بجے کی اطلاع مظہر ہے کہ رات نیند آگئی، اس وقت طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللھم آمین

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی علالت

ربوہ ۲۶ ستمبر۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو گزشتہ تین چار روز سے درد گردہ کی شدید تکلیف ہے۔ نیز ۱۰۴ درجہ تک ٹمپریچر بھی ہوتا رہا ہے آج صبح ٹمپریچر ۱۰۱ ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے

آمین اللھم آمین

ولادت باسعادت

مکرم سید حضرت اللہ پاشا صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۱۶/۹/۶۲ کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا نواسہ ہے، حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے بچہ کا نام سید حمید اللہ نصرت پاشا تجویز فرمایا ہے

ادارہ الفضل اس تقریب سعید کے موقعہ پر خاندان حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب اور مکرم سید حضرت اللہ پاشا صاحب کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے۔

اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے اور اپنے والدین اور تمام خاندان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

دوست مجھے ٹیلیفون سننے سے معذور خیال فرمائیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

بعض دوست مختلف امور کے متعلق مجھے بیرون جات سے ٹیلیفون کرتے رہتے ہیں۔ جب تک مجھے صحت تھی میں بڑی خوشی سے ان کے ٹیلیفون سنتا تھا اور جواب دیتا تھا۔ لیکن اب کچھ عرصہ سے میرے کانوں میں ثقل سماعت کی شکایت پیدا ہو گئی ہے۔ اس لئے اکثر اوقات ٹیلیفون کی بات سنکر اسے سمجھنے سے قاصر رہتا ہوں اور بعض اوقات ٹیلیفون کا عملہ بھی یہ ظلم کرتا ہے کہ کئی کئی منٹ تک ٹیلیفون پر بٹھا کر انتظار کرواتا رہتا ہے جس سے میرے اعصاب پر اثر پڑتا ہے۔ پس میں اپنے مخلص دوستوں سے معذرت چاہتا ہوں کہ حتی الوسع میرے نام پر پرسنل کال نہ کیا کریں۔ میں نے ام مظفر احمد کی خادمائوں کو ٹیلیفون سننے کا طریق سمجھا دیا ہوا ہے وہ ٹیلیفون کی بات سنکر مجھے بتا دیا کرتی ہیں۔ اس لئے خواہ مخواہ پرسنل کال کر کے زیادہ رقم خرچ کرنا مناسب نہیں۔ سوائے اس کے کہ کوئی خاص پرائیویٹ معاملہ ہو اور ٹیلیفون کرنے والا ٹھہر ٹھہر کر صاف الفاظ میں بولے۔ امید ہے دوست مجھے اس معاملہ میں معذور خیال فرمائیں گے۔ جزاھم اللہ خیرا

خاکسار:- مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۵/۹/۶۲

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ ستمبر ۶۲ء

تحریک جدید کے مطالبات ریڑھ کی ہڈی

تحریک جدید کے مطالبات میں سے بقول سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پہلا مطالبہ یعنی سادہ زندگی ریڑھ کی ہڈی کا حکم رکھتا ہے۔ اگر ایک احمدی سادہ زندگی کے اصولوں پر قائم ہو جائے تو باقی مطالبات کی گویا نہایت مستحکم بنیاد پڑ جاتی ہے اور جس طرح ریڑھ کی ہڈی انسان کو قائم رکھتی ہے اسی طرح سادہ زندگی اس کے ہر عمل کو قائم کو دائم بناتی ہے۔

سادہ زندگی صرف کھانے پینے پہننے تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اس کا نفاذ ایک احمدی کے ہر عمل پر اثر انداز ہوتا ہے۔ گھروں کی آرائش بیاہ شادی کے اخراجات اور سازوسامان اور دیگر رسومات میں سادہ زندگی کی عادت ہمیں اعتدال پر لے آتی ہے۔ قرآن کریم نے جن باتوں کو لغویات کے زمرہ میں رکھا ہے وہ دراصل وہی باتیں ہیں جو سادہ زندگی کے اصولوں سے ہٹی ہوئی ہوتی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان باتوں میں سے صرف چند باتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ باقی باتیں سادہ زندگی کے اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہر کوئی نہایت آسانی سے معلوم کر سکتا ہے۔ حضور نے تو محض اشارے کر دئیے ہیں اور کچھ چیزیں گنوا دی ہیں۔ آگے یہ ہمارا کام ہے کہ ہم ہر بات میں صحیح لائحہ عمل خود معلوم کریں اور حقیقت یہ ہے کہ جب ایک مومن کی ذہنیت بن جاتی ہے تو وہ بغیر ارادہ کے ہی خود بخود لغویات سے بچنے کا عادی ہو جاتا ہے اور اس کی صیانت ہر لغویات پر اس کے لئے الارم بن جاتی ہے۔ مثلاً اگر اس کو سینما سے نہ بھی روکا جائے تو خود اس کی ذہنیت ہی فوراً اس کو بتا دی گی کہ یہ لغو کام ہے اس میں مال کے ضیاع کے علاوہ وقت کا ضیاع بھی ہوتا ہے۔ اور اخلاق پر برا اثر پڑتا ہے یہ ایک نفسیاتی حقیقت ہے کہ جب انسان بار بار ایک خاص نقطہ نظر سے اپنے اعمال پر غور کرتا اور لغویات سے بچنے کی کوشش کرتا رہتا ہے تو تھوڑی مدت کے بعد وہ بلا ارادہ لغویات سے بچنے کی قوت پیدا کر لیتا ہے۔

اسی طرح جب بار بار ایک اچھا عمل کیا جاتا ہے تو اس کی بھی عادت پڑ جاتی ہے مثلاً اگر نماز شروع شروع میں وقت پر ارادہ سے ادا کی جاتی رہے تو کچھ مدت کے بعد نماز کے وقت پر خود بخود ایسی تحریک پیدا ہوتی ہے کہ انسان ہر کام چھوڑ کر نماز کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور اگر ذرا آگا پیچھا ہو جائے مثلاً اگر وہ کسی اہم کام میں مصروف ہے اور نماز کا وقت ہو گیا ہے تو جب تک وہ کام چھوڑ کر نماز ادا نہ کر لے اس کو چین نہیں پڑتا۔ یہ بے چینی عادت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اور کہنا چاہیئے کہ اس کے لئے رحمت ہوتی ہے۔ اسی بے چینی کی وجہ سے انسان اہم ترین کام چھوڑ کر وقت پر نماز ادا کر لیتا ہے۔

اس طرح نماز کی عادت ڈالنے کے لئے اگرچہ شروع شروع میں ذرا سا تکلف کرنا پڑتا ہے لیکن جب عادت پڑ جاتی ہے تو خود بخود آسانی پیدا ہو جاتی ہے اور انسان کسی قسم کا تکلف محسوس نہیں کرتا اور نماز میں باقاعدگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کا عظیم فائدہ ہوتا ہے اور نہ صرف نماز میں بلکہ انسان دوسرے کاموں میں بھی باقاعدگی اختیار کر لیتا ہے اور اس کی زندگی منظم بن جاتی ہے۔

اسی طرح اگرچہ ہم شروع میں ذرا تکلف سے "سادہ زندگی" کی مشق کرتے ہیں آہستہ آہستہ سادہ زندگی کا رجحان ہماری فطرت میں نقش ہوتا چلا جاتا ہے اور آخر کار جب کبھی ہم اس شاہراہ سے ذرا سا بھی کترا کر چلتے ہیں تو فوراً کوئی طاقت ہمیں پکڑ کر صراط مستقیم پر ڈال دیتی ہے۔ اور اس طرح ہماری تمام زندگی ایک اعلیٰ اخلاقی سطح پر قائم ہو جاتی ہے جہاں سے ہم اخلاقی رفعتوں میں پرواز کرتے ہیں اور بلندی کے مراحل طے کرتے ہوئے منزل مقصود پر پہنچ جاتے ہیں اور زندگی کے ہر عمل میں ایک مستحسن قسم کی سادگی اور اعتدال پیدا کر لیتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ "سادہ زندگی" کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنیادی جگہ دی ہے۔ اور یہ جماعت کے امراء اور دیگر عہدہ داروں کا فرض ہے کہ وہ سب سے پہلے جماعت کی تربیت کے لئے "سادہ زندگی" کے اصولوں پر زور دیں اور بغیر رو و رعایت کے ہر فرد جماعت کا سادہ زندگی کے نقطہ نظر سے جائزہ لیں اور دیکھیں کہ وہ اپنے کھانے پینے اور پہننے میں اپنی حیثیت کے مطابق ان طریقوں پر عمل کرتا ہے یا نہیں جن کا ذکر بالوضاحت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

سچی بات یہ ہے کہ جب تک کوئی احمدی "سادہ زندگی" کے مطالبہ پر پوری طرح عبور نہیں کرتا وہ "تحریک جدید" کے دیگر مطالبات کو بھی پورا نہیں کر سکتا۔ چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ اگر آدمی ایک سالن۔ سادہ لباس زیور۔ علاج۔ سینما اور تماشے۔ شادی بیاہ مکانوں کی آرائش و زیبائش تعلیم و اخراجات وغیرہ میں سادہ زندگی کے اصولوں پر عمل پیرا نہیں ہوتا اور ان باتوں کو مستقل طور پر اختیار نہیں کرتا تو وہ دوسری قربانیاں جو دیگر مطالبات پر محمول ہیں کس طرح کر سکتا ہے۔ مثلاً دوسرا مطالبہ امانت فنڈ ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی تمام آمدنی کھانے پینے اور کپڑے وغیرہ پر صرف کر دیتا ہے تو وہ امانت فنڈ میں کس طرح حصہ لے سکتا ہے۔ پھر تیسرا چوتھا اور اسی طرح آخری مطالبہ جو تحریک جدید کے تعلق میں کیا گیا ہے بغیر سادہ زندگی اختیار کئے انسان کس طرح پورا کر سکتا ہے؟

الغرض تحریک جدید کے تمام مطالبات اس پہلے مطالبہ "سادہ زندگی" پر انحصار رکھتے ہیں۔ اگر ہم سادہ زندگی کے مطالبہ کو قائم کر لیں تو باقی مطالبات کو پورا کرنا کچھ بھی مشکل نہیں رہتا اور ہم نہایت آسانی سے اللہ تعالیٰ کے اس کام کو سرانجام دینے کیلئے جو کام ہمیں سب سے پہلے کرنا چاہیئے وہ یہی ہے کہ ہم "سادہ زندگی" اختیار کریں۔ اگر ہم اب نہیں کرتے اور اس میں کوتاہی برتتے ہیں تو پھر ہمیں سمجھ لینا چاہیئے کہ ہم اس کام کے قابل ہی نہیں ہیں ہمارا انتخاب کسی غلطی پر محمول ہے۔ ہماری جگہ کسی اور کو لینی چاہیئے اگر ہم یہ ادعا بھی کریں کہ ہم کو اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے منتخب کیا ہے اور ان باتوں کو بھی اختیار نہ کریں جو اس کام کی سرانجام دہی کے لئے بنیادی اہمیت رکھتی ہیں تو یہ ہمارا ادعا سراسر غلط ہے۔ ہم نعوذ باللہ جھوٹے ہیں خود ہمارے اعمال اس دنیا میں ہی علی الاعلان یہ شہادت دے رہے ہیں کہ ہم نعوذ باللہ اس کام کے قابل ہرگز نہیں اور ہم نے دراصل اللہ تعالیٰ کے کام کی راہ روک رکھی ہے ہمیں راستہ سے ہٹ جانا چاہیئے اور دوسروں کو کام کا موقعہ دینا چاہیئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سب سے آخری تحریک جو ہے وہ "وقف جدید" کی تحریک ہے۔ یہ تحریک جتنی سادہ اور سہل العمل ہے اتنی ہی اہم بھی ہے۔ اس تحریک کو چلانے کے لئے شروع شروع میں احباب کو نہ تو زیادہ روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہے اور نہ اعلیٰ تعلیم کی ضرورت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ "وقف جدید" کی تحریک بھی "سادہ زندگی" کی طرح اسلامی اخلاق کی تعلیم و تربیت کے لئے ریڑھ کی ہڈی ہے۔ غریب سے غریب بھی اس میں حصہ لے سکتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ غریب کون ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ دولتمند سے دولتمند احمدی بھی اس لحاظ سے غریب ہے کہ ضروریات زندگی سے فالتو مال اس کا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور وہ اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ ہی میں خرچ کرتا ہے اس لئے جماعت میں امیر و غریب کا تو کوئی سوال ہی نہیں رہتا جس طرح دوسروں کے لئے سادہ زندگی ضروری ہے اسی طرح دولتمند کے لئے ضروری ہے۔ لہٰذا تحریک "وقف جدید" صرف دولتمندوں کے لئے نہیں بلکہ سب کے لئے ہے اور چاہیئے کہ کوئی احمدی ایسا نہ رہے جو اس میں جانی اور مالی قربانی نہیں کرتا۔

"قطرہ قطرہ ہم شود دریا"

(از مکرم ناظم صاحب مال وقف جدید انجمن احمدیہ)

ایک مخلص احمدی تاجر دوست (جنہوں نے اپنا نام ظاہر کرنا پسند نہیں فرمایا) نے وقف جدید انجمن احمدیہ کی مالی اعانت کے لئے ایک نئی تجویز ارسال فرمائی ہے جس پر سب سے پہلے انہوں نے خود عمل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے ان کے خیال میں اگر ہر بڑا چھوٹا احمدی تاجر روزانہ ہر سو روپیہ کی بکری پر ایک آنہ وقف جدید کے لئے الگ کر دے تو اسے بھی قطعاً کوئی دقت محسوس نہ ہوگی اور سلسلہ کے لئے بھی ایک گرانقدر رقم اکٹھی ہو جائے گی۔

ان صاحب کا تخمینہ ہے کہ اس تجویز پر عمل کرنے سے وہ خود چھ سو روپے سے زائد چندہ وقف جدید کو سالانہ دے سکیں گے اور اسی طرح اگر سارے تاجر اس پر عمل کریں تو وقف جدید کے لئے عام چندہ وقف جدید سے زائد ایک لاکھ روپیہ اس مد میں جمع ہو سکتا ہے جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ خدا تعالیٰ ان کے مال اور ان کی تجارت میں برکت دے۔

تمام احمدی تاجر احباب سے گزارش ہے کہ اس نیک تحریک میں شامل ہو کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ہمیں یقین ہے کہ خدا کی راہ میں دیا ہوا یہ آنہ ان کے اموال میں کمی کرنے کی بجائے ہزاروں مزید آنے کھینچ لانے کا موجب ہوگا۔

دار الافتاء ربوہ

چند سوال اور ان کے جواب

از محترم مولانا ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل مفتی سلسلہ احمدیہ

سوال

کیا کسی بزرگ یا پیر کے ہاتھ کو بوسہ دینا جائز ہے۔

جواب

پیر کے ہاتھ کو بوسہ دینا جائز ہے۔ لیکن پسندیدہ یہ ہے کہ عام اسلامی طریق کے مطابق سلام اور مصافحہ پر ہی اکتفا کیا جائے۔ چنانچہ ترمذی کی حدیث ہے۔

عن انس بن مالک قال قال رجل یا رسول اللہ الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ اینحنی لہ قال لا قال افیلتزمہ و یقبلہ قال لا قال فیاخذ بیدہ و یصافحہ قال نعم۔ (ص ۹۷/۲)

یعنی حضرت انس رض بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا کہ ایک آدمی اپنے بھائی یا دوست سے ملتا ہے کیا وہ اس کے لئے جھک جائے حضور نے فرمایا نہیں۔ پھر اس نے پوچھا کیا وہ اس سے معانقہ کرے اور اس کو بوسہ دے۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ پھر اس نے پوچھا کیا وہ اس سے مصافحہ کرے آپ نے فرمایا ہاں۔

ایک اور روایت میں حضور نے فرمایا:۔

من تمام التحیۃ المصافحۃ

یعنی سلام کی تکمیل مصافحہ سے ہو جاتی ہے۔ (ترمذی ص ۹۷/۲)

البتہ اگر باہر سے کوئی عزیز ملنے کے لئے آئے تو محبت، پیار، شفقت و تحسین۔ احترام و تکریم کے انداز میں معانقہ کرنا یا بوسہ دینا جائز ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ

قدم زید بن حارثۃ المدینۃ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی فاتاہ فقرع الباب فقام الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عریاناً یجر ثوبہ واللہ ما رأیتہ عریاناً قبلہ ولا بعدہ فاعتنقہ وقبلہ (ترمذی ص ۹۸/۲)

یعنی زید بن حارثہ رض جب آئے اس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میرے گھر پر تشریف فرما تھے۔ زید نے دستک دی۔ آپ جلدی سے مشفقانہ انداز میں اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے اٹھے اور زید کو گلے لگایا۔ اور اسے پیار کیا۔

اسی طرح حضرت فاطمہ رض کے متعلق آتا ہے:۔

کانت اذا دخلت علیہ قام الیہا فاخذ بیدہا فقبلہا واجلسہا فی مجلسہ وکان اذا دخل علیہا قامت الیہ فاخذت بیدہ فقبلتہ واجلستہ فی مجلسہا

(بروایت ابوداؤد، مشکوٰۃ ص ۴۰۲)

یعنی حضرت فاطمہ رض جب کبھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں آتیں تو آپ کھڑے ہو جاتے۔ اور ان کا ہاتھ پکڑ کر اسے بوسہ دیتے اور انہیں اپنے پاس مسند پر بٹھاتے اور جب کبھی حضور فاطمہ رض کے گھر جاتے تو وہ بھی کھڑی ہو جاتیں۔ آپ کے ہاتھ کا بوسہ لیتیں اور اپنی مسند پر آپ کو بٹھاتیں۔

وفد عبد القیس کے ایک رکن کی روایت ہے کہ

لما قدمنا المدینۃ فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و رجلہ (بروایت ابوداؤد مشکوٰۃ صفحہ ۴۰۲)

یعنی جب ہم حضور سے ملنے آئے تو جلدی جلدی اپنے پڑاؤ سے چلے اور حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کے ہاتھ اور پاؤں کو چوما۔

تاہم اس قسم کی تمام احادیث کے باوجود کسی صحیح روایت میں یہ نہیں ملتا کہ کبار صحابہ میں سے کسی نے عند الملاقات مصافحہ کرتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو بوسہ دیا ہو۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو ارشاد ہے۔ وہ فتاوےٰ مسیح موعود میں اس طرح درج ہے۔

"ایک شخص حضرت کی خدمت میں آیا اور اس نے سر نیچے جھکا کر آپ کے پاؤں پر رکھنا چاہا۔ حضرت اقدس نے ہاتھ کے ساتھ اس کے سر کو اٹھایا اور فرمایا یہ طریق جائز نہیں السلام علیکم اور مصافحہ کرنا چاہیئے"

(بدر ۱۶ اگست ۱۹۰۷ء)

سوال

اگر امام الصلوٰۃ قراءت بہت لمبی کرے یا سجدہ لمبا کرے۔ غرض بہت لمبی نماز پڑھائے تو کیا مقتدی ایسے امام پر اعتراض کر سکتا ہے یا دوسرے مقتدیوں کو امام کی غلطی کی طرف توجہ دلا سکتا ہے۔ یا مرکز میں شکایت بھجوا سکتا ہے۔

جواب

مقتدی امام الصلوٰۃ کی غلطی کی نشاندہی کر سکتا ہے۔ خود امام کو بھی بتا سکتا ہے۔ اور دوسرے مقتدیوں کو بھی اس کی غلطی کی طرف توجہ دلا سکتا ہے۔ اسی طرح مرکز میں متعلقہ محکمہ (مثلاً اصلاح و ارشاد) یا خلیفہ وقت کو بھی اطلاع دے سکتا ہے۔ یہ سب اقدامات منع نہیں۔ جیسا کہ حضرت معاذ بن جبل رض کے واقعہ سے ظاہر ہے۔ اور وہ واقعہ یہ ہے

عن عمرو قال سمعت جابر بن عبد اللہ قال کان معاذ بن جبل یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یرجع فیؤم قومہ فصلی العشاء فقرأ بالبقرۃ فانصرف الرجل فکان معاذ ینال منہ فبلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال فتان فتان فتان ثلاث مرار ..... وامرہ بسورتین من اوسط المفصل (بخاری)

یعنی حضرت جابر کہتے ہیں کہ معاذ بن جبل کا طریق یہ تھا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ کر اپنے قبیلہ میں جاتے اور پھر وہاں اپنے قبیلہ کے لوگوں کو نماز باجماعت پڑھاتے۔ ایک بار عشاء کی نماز میں انہوں نے پوری سورہ بقرہ پڑھ ڈالی۔ ایک آدمی لمبی قراءت سے اکتا کر درمیان میں نماز چھوڑ کر چلا گیا۔ حضرت معاذ نے اسے برا بھلا کہا کہ تم نے یہ منافقانہ کام کیا ہے اس جھگڑے کی شکایت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہوئی تو آپ حضرت معاذ پر ناراض ہوئے اور فرمایا کہ اس طرح لوگ فتنے میں پڑتے ہیں۔ عام طور پر آخری پارہ کے نصف آخری کی درمیانہ درجہ کی سورتیں پڑھنی چاہئیں۔

اسی طرح ایک اور روایت ہے کہ

قال قیس اخبرنی ابو مسعود ان رجلاً قال واللہ یا رسول اللہ انی لاتأخر عن صلوٰۃ الغداۃ من اجل فلان مما یطیل بنا فما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی موعظۃ اشد غضباً منہ یومئذ ثم قال ان منکم منفرین فایکم ما صلی بالناس فلیتجوز فان فیہم الضعیف والکبیر وذا الحاجۃ (بخاری ایضاً)

یعنی ابو مسعود رض بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کی کہ فلاں آدمی لمبی نماز پڑھاتا ہے۔ اس لئے میں صبح کی نماز میں شامل نہیں ہوتا کیونکہ میرے کام کا حرج ہوتا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو میں نے وعظ کے دوران میں کبھی اتنا ناراض ہوتے ہوئے نہیں دیکھا جتنا اس شکایت پر آپ اس امام پر ناراض ہوئے۔ آپ نے فرمایا تم میں سے بعض لوگ عبادت سے نفرت دلانے پر عمل پیرا ہیں۔ جو تم میں سے نماز پڑھائے وہ ہلکی نماز پڑھائے۔ زیادہ لمبی نہ کرے کیونکہ پیچھے مقتدیوں میں ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ کمزور۔ بوڑھے۔ کام والے تمہیں سب کا خیال رکھنا چاہیئے۔ غرض ان احادیث سے ظاہر ہے کہ امام الصلوٰۃ اور افسر کی جائز شکایت کی جا سکتی ہے۔ لیکن دستور اور ضابطہ کے مطابق فتنہ بازی پروپیگنڈا اور شرارت پھیلانا یا لوگوں میں بے اطمینانی پیدا کرنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ یعنی مقصد اصلاح ہو۔ دل کی بھڑاس نکالنا اور حسد پوری کرنا مدنظر نہ ہو۔ واللہ اعلم بالصواب

سوال

کیا مزروعہ زمین رہن ہو سکتی ہے۔

جواب

ہر وہ چیز جو مملوکہ ہو اور مارکیٹ ویلیو رکھتی ہو خواہ وہ جائداد منقولہ ہو یا غیر منقولہ رہن رکھی جا سکتی ہے اور رہن لی جا سکتی۔ قرآن و حدیث سے یہی ثابت ہے۔ اور چاروں مذاہب کے ائمہ اس حقیقت کو مانتے ہیں۔ اور اس بارہ میں کسی کا اختلاف نہیں اصل اختلاف اس امر کے متعلق ہے کہ آیا مرتہن خواہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ ہو مرتہن اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے یا نہیں

عام خیال یہ ہے کہ رہن سے استفادہ جائز نہیں لیکن جماعت احمدیہ اور بعض دوسرے ائمہ مثلاً امام ابن تیمیہ رح اور امام ابن قیم رح وغیرہ کے نزدیک مضمون و مقبوض رہن سے استفادہ جائز ہے کیونکہ مرتہن اس صورت میں رہن کی حفاظت اور اس کے اخراجات کا ذمہ دار ہوتا ہے مثلاً اگر وہ جانور ہے تو اس کے چارہ کے اخراجات مرتہن پر ہوں گے اسی طرح اگر وہ اس کے قبضہ میں مر جائے تو اس کا زر رہن قیمت رہن کی حد تک اسے واپس نہیں ملے گا۔ یہی حال مرہونہ مکان اور زمین کا ہے کہ مکان کی مرمت کے اخراجات اس کا ہاؤس ٹیکس زمین کا مالیہ وغیرہ مرتہن کو ہی ادا کرنا ہوگا۔ ان حالات میں یہ امر اصول شریعت کے مطابق ہے کہ جب رہن کے بارہ میں مرتہن پر یہ ذمہ داریاں ہیں تو وہ اس کی آمدن لینے کا بھی حقدار ہو۔

حدیث شریف میں ہے الخراج بالضمان کی ذمہ داری لینے کی صورت میں آمدن بھی حاصل کی جاسکتی ہے (مسلم۔ ترمذی)

اسی طرح ایک اور حدیث ہے الظہر یرکب بنفقتہ اذا کان مرھونا (بخاری) اگر کسی کے پاس سواری کا جانور رہن کے طور پر ہو تو وہ اس پر سوار ہو سکتا ہے کیونکہ وہ اس کے چارہ وغیرہ کا ذمہ دار ہے۔ اسی طرح مسند احمد کی روایت ہے اذا کانت الدابۃ مرھونۃ فعلی المرتھن علفھا۔ یعنی اگر جانور رہن ہو تو اس کے چارہ کا ذمہ دار مرتہن ہوگا۔ پھر امام احمد رح۔ اسحاق رح۔ لیث رح اور حسن بصری رح وغیرہ نے صراحت کی ہے کہ یجوز للمرتھن الانتفاع بالرھن اذا قام بما یحتاج الیہ ولو لم یأذنہ المالک یعنی رہن سے انتفاع جائز ہے بشرطیکہ مرتہن رہن کے ضروری اخراجات کی ذمہ داری بھی قبول کرے۔ اور اصولی طور پر رہن کی ذمہ داری مرتہن پر ہی ہے کیونکہ وہی قابض ہے اور یہ قبضہ امانت نہیں بلکہ قبضہ ضمانت ہے۔

(نیل الاوطار ۲۳۵-۲۳۴/۵ و ۲۱۳)

پس اصل الاصول یہ ہوا کہ ذمہ داری استفادہ کا مستحق بناتی ہے اور دنیا کا کوئی عقلمند اس بات کا قائل نہیں ہو سکتا کہ حفاظت اور اخراجات کا ذمہ دار تو کوئی ہو اور نفع کوئی دوسرا حاصل کرے یا پھر جائداد کو بے کار اور بے مصرف رہنے دے۔

الفرقان کا عیسائیت نمبر

میری بیماری اور دیگر بعض اسباب کی بناء پر عیسائیت نمبر جو ماہ اکتوبر اور نومبر ۶۲ء کا رسالہ ہوگا پانچ اکتوبر کی بجائے ۲۰ یا ۲۵ اکتوبر کو پوسٹ ہو رہا ہے ان شاء اللہ۔ یہ نمبر سو صفحات پر مشتمل ہوگا۔ مقالہ جات ۱۵ اکتوبر تک (زیادہ سے زیادہ) پہنچ جانے چاہئیں۔

(ایڈیٹر الفرقان۔ ربوہ)

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع

ذکرِ الٰہی اور روحانیت کی فضا میں تین دن

جیسا کہ اعلان کیا جا چکا ہے امسال ہمارا سالانہ اجتماع ان شاء اللہ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ اس اجتماع میں شمولیت اللہ تعالیٰ کے فضل سے سعادت عظمیٰ کا درجہ رکھتی ہے۔ اس گوناگوں برکات کے حامل اجتماع میں شامل ہونے والوں کے لئے ذکر الٰہی اور پُرسوز دعاؤں کے علاوہ بزرگانِ سلسلہ کی بیش بہا نصائح سننے کے بے شمار مواقع میسر آتے ہیں۔ یہ تین دن جو اجتماع میں گذارے جاتے ہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے روحانیت کے لحاظ سے انسان کی کایا پلٹ کر رکھ دیتے ہیں اور قلوب میں روحانیت کی نمایاں ترقی محسوس کی جاتی ہے اور انصار یہ عزم لے کر واپس جاتے ہیں کہ اجتماع سے پیدا ہونے والی تبدیلی کو برقرار رکھیں گے چنانچہ قریشی عبد الرحمن صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ سابق صوبہ سندھ و بلوچستان ایک گذشتہ اجتماع کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"اجتماع میں یہ معلوم ہوتا تھا کہ میں خالصۃً ایک روحانی ماحول میں ہوں الغرض تمام وقت ایسا روحانی سرور حاصل ہوتا رہا جسے الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔"

دوستوں کو چاہیئے کہ ایسے بابرکت اجتماع میں ضرور شمولیت فرماویں اور اونے ادنے ہرجوں کی پرواہ نہ کریں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

قافلہ قادیان میں شامل ہونے کے خواہشمند احباب

میرے دفتر میں جلد درخواستیں بھجوا دیں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ قادیان کے قافلہ کے لئے حکومت مغربی پاکستان کے ذریعہ میرے دفتر سے درخواست بھجوا دی گئی ہے۔ اس دفعہ قادیان کا مذہبی روحانی اجتماع ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۶۲ء کو ہوگا۔ اور قافلہ کی روانگی (بشرط منظوری) ان شاء اللہ ۱۷ دسمبر کو لاہور سے ہوگی۔ اور واپسی از قادیان ان شاء اللہ ۲۲ دسمبر کو ہوگی۔ احباب کامیابی کے لئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔

جو دوست قافلہ میں رہنا چاہیں وہ میرے دفتر سے شمولیت کے لئے مطبوعہ فارم حاصل کر کے اپنے ضروری مطلوبہ کوائف بھجوا دیں۔ مندرجہ ذیل شرائط جو بہر حال ضروری ہیں انہیں ملحوظ رکھا جائے۔

۱۔ صرف ایسے دوست درخواست بھجوائیں جن کے پاس باقاعدہ منظور شدہ پاسپورٹ موجود ہو جو ہندوستان کے سفر کے لئے کام آسکے نیز وہ پختہ طور پر قادیان جانے کا ارادہ بھی رکھتے ہوں اور بعد میں ارادہ ترک کر کے دفتر کی پریشانی اور ناواجب اخراجات کا موجب نہ بنیں۔

۲۔ ہر درخواست پر صدر مقامی جماعت یا امیر مقامی جماعت کی تصدیق درج ہونی ضروری ہے۔

۳۔ گورنمنٹ کے ملازمین کے لئے ضروری ہے کہ اپنے محکمہ کے افسر سے تحریری اجازت نامہ حاصل کریں۔ جن احباب کے پاسپورٹ موجود نہیں وہ ابھی سے اپنے اپنے ضلع کے ذریعہ پاسپورٹ تیار کرانے کی کوشش فرمائیں۔ تاکہ قافلہ میں شامل ہو کر قادیان کی زیارت اور دعاؤں کے غیر معمولی مواقع سے متمتع ہو سکیں۔ اور جوں جوں ان کے پاسپورٹ تیار ہو جائیں۔ وہ نظارت خدمت درویشاں سے مطبوعہ فارم حاصل کر کے اپنی درخواستیں مکمل کوائف کے ساتھ بھجواتے رہیں۔ پاسپورٹ مکمل ہونے سے پہلے میرے دفتر میں درخواست بھجوانے کی ضرورت نہیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ ناظر خدمت درویشاں ربوہ

ضرورت ہے

تحریک جدید انجمن احمدیہ کے فارمز میں ایک ٹریکٹر مکینک کی ضرورت ہے۔ مخلص احمدی تجربہ کار احباب پتہ ذیل پر لکھیں یا دفتری اوقات میں بالمشافہ گفتگو کریں۔ تنخواہ حسب کوائف دی جائے گی۔ درخواست کے ساتھ صدر جماعت کی تصدیق آنی چاہیئے۔

(وکیل الزراعت)

بیاہ شادی کے اخراجات

ہر شخص حسب توفیق اپنے بچوں کی شادی کے موقعہ پر سینکڑوں ہزاروں روپے خرچ کرتا ہے۔ اس خوشی کے موقعہ پر ان احباب کو بھی یاد رکھیئے جو الفضل منگوانے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ ان کے نام روزانہ اخبار یا کم از کم خطبہ نمبر جاری کروا کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کیجئے

(مینیجر)

والدین کی خدمت

(ملک منظور احمد صاحب الورڈل ٹاؤن لاہور)

دنیا میں خدا تعالیٰ کی ہزاروں ہزار نعماء میں سے ایک بہت ہی قابل قدر نعمت انسان کے لئے والدین کا وجود ہے لیکن اس نعمت کی اتنی قدر و منزلت نہیں کی جاتی جتنی کہ خدا اور اس کے پیارے رسول چاہتے ہیں

قرآن پاک کا ارشاد

سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ

قضی ربك الا تعبدوا الا اياه ... انه للتوابين غفورا۔

ترجمہ:۔ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، اور (پھر دوسرے نمبر پر یہ کہ) اپنے والدین کے ساتھ پوری طرح احسان کرو اور اگر تم ان دونوں کو یا ان میں سے ایک کو بھی بڑھاپے میں پاؤ تو (ہماری نصیحت یہ ہے) کہ ان کو اف بھی نہ کہو اور نہ ہی ان کو جھڑکو۔ اور ان دونوں کو شائستہ بات کہو اور تو مہربانی سے عاجزی کے بازو پھیلا دے (اور یہی نہیں مزید براں) کہ ان کے لئے دعا بھی کرتا رہ کہ اے میرے رب جس طرح ان دونوں نے صغر سنی میں (رحم کے ساتھ) مجھے پالا اسی طرح تو بھی ان پر رحم فرما۔ تمہارا رب تمہارے نفسوں کی بات خوب جانتا ہے اگر تم نیک ہو گئے تو یقیناً وہ بار بار رجوع کرنے والوں کو بہت بخشنے والا ہے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خوش قسمت وہ انسان ہے کہ جس کے ماں باپ زندہ ہوں اور وہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کر لے اور بد قسمت وہ انسان ہے کہ جس کے ماں باپ زندہ ہوں اور اس کے گناہ معاف نہ ہوں پھر ایک دوسری حدیث میں ہے کہ والدین کی رضا میں ہی خدا تعالیٰ کی رضا ہے اور والدین کی ناراضگی میں خدا تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضوان اللہ علیہم کو مندرجہ ذیل واقعہ سنایا (جس کو حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود نے بھی کئی مرتبہ خطبوں میں بیان کیا ہے) کہ تین آدمی مل کر کہیں باہر سفر پر جا رہے تھے کہ راستے میں بارش اور آندھی نے ان کو گھیر لیا تو وہ اس سے بچنے کے لئے ایک غار کے اندر چلے گئے ناگہاں ایک بڑے بھاری پتھر نے لڑھک کر ان کے غار کے منہ کو بند کر دیا، وہ بہت حیران اور پریشان ہوئے کہ اب کیسے یہاں سے نکل سکیں گے۔ آخر کار انھوں نے یہ تدبیر سوچی کہ آؤ آج ہم اپنی کسی گذشتہ کی ہوئی نیکی جو کہ ہم نے خالصاً محض رضائے الٰہی کے لئے کی ہو کا حوالہ دے کر خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہم سے اس مصیبت کو ٹال دے چنانچہ باری باری تینوں نے اپنی ایک ایک نیکی کا حوالہ دیا ان میں سے ایک نے کہا اے باری تعالیٰ تجھے معلوم ہے کہ میرے ماں باپ بوڑھے اور ضعیف تھے اور میں بلا ناغہ شام کو انھیں بکریوں کا دودھ پلایا کرتا تھا ایک دفعہ ایسا ہوا کہ میں کسی وجہ سے دیر سے پہنچا اور میں جب دودھ لے کر گیا تو وہ سو چکے تھے میں نے انھیں نیند میں خلل کے خیال سے جگانا مناسب نہ سمجھا اور انتظار ہی کرتا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور میرے بچے بلبلاتے ہوئے سو گئے اور میری بیوی بھی مجھے کوستی ہی رہی کہ اگر ماں باپ سو گئے تھے تو بچوں ہی کو دودھ دے جاتے لیکن اے خدا میں نے ماں باپ کو مقدم کیا اور تیری رضا کی خاطر میں صبح تک کھڑا رہا اس لئے اے مشکل کشا اگر میں نے یہ کام محض تیری خوشنودی کے لئے ہی کیا تھا تو میں اس نیکی کا واسطہ دے کر تجھ سے التجا اور عرض کرتا ہوں کہ تو ہمیں اس مشکل سے نجات دے اس پر آندھی کا جھونکا آیا اور پتھر غار کے منہ سے سرک گیا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نصائح

"پہلی حالت انسان کی نیک بختی کی ہے کہ وہ والدہ کی عزت کرے اویس قرنی کے لئے بسا اوقات حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یمن کی طرف منہ کر کے فرمایا کرتے تھے کہ مجھے یمن کی طرف سے خدا کی خوشبو آتی ہے آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنی والدہ کی فرمانبرداری میں بہت مصروف رہتا ہے اور اسی وجہ سے میرے پاس بھی نہیں آ سکتا بظاہر یہ بات ایسی ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم موجود ہیں مگر وہ آپ کی زیارت نہیں کر سکتے صرف اپنی والدہ کی خدمتگذاری اور فرمانبرداری میں پوری مصروفیت کی وجہ سے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو ہی آدمیوں کو السلام علیکم کی خصوصیت سے وصیت فرمائی تھی یا اویس قرنی یا مسیح کو۔ یہ ایک عجیب بات ہے جو دوسرے لوگوں کو خصوصیت کے ساتھ نہیں ملی چنانچہ لکھا ہے کہ جب حضرت عمرؓ ان سے ملنے گئے تو اویس قرنی نے فرمایا کہ والدہ کی خدمت میں مصروف رہتا ہوں اور میرے اونٹوں کو فرشتے چراتے ہیں۔

والدہ کی خدمت

ایک نو مسلم کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں یہ شکایت پیش ہوئی کہ وہ اپنی والدہ کی خدمت نہیں کرتا اس پر حضور نے اپنے دست مبارک سے مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا:۔

"السلام علیکم۔ مجھ کو یہ بات سن کر بہت رنج ہوا ہے اور دل کو سخت صدمہ پہنچا کہ تم اپنی والدہ صاحبہ مسماۃ "نکی" کی کچھ خدمت نہیں کرتے اور سختی سے پیش آتے ہو۔ اور دھکے بھی دیتے ہو تمہیں یاد رہے کہ یہ طریق اسلام کا نہیں ہے خدا اور اس کے رسول کے بعد والدہ کا وہ حق ہے جس کے برابر کوئی حق نہیں خدا کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ جو والدہ کو بد زبانی سے پیش آتا ہے اور اس کی خدمت نہیں کرتا اور نہ ہی اطاعت کرتا ہے وہ قطعی دوزخی ہے پس تم خدا سے ڈرو موت کا اعتبار نہیں ایسا نہ ہو کہ بے ایمان ہو کر مرو۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ بہشت ماں باپ کے قدموں کے نیچے ہے اور ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک شخص کی والدہ کو رات کو پیاس لگی تھی اس کا بیٹا اس کے لئے پانی لے کر آیا اور وہ سو گئی بیٹے نے مناسب نہ سمجھا کہ اپنی والدہ کو جگائے تمام رات پانی لے کر اس کے پاس کھڑا رہا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ کسی وقت جاگے اور پانی مانگے اور اس کو تکلیف ہو خدا نے اس کو اس کی خدمت کے لئے بخش دیا سو سمجھ جاؤ کہ یہ طریق تمہارا اچھا نہیں ہے اور انجام کار ایک عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے اور اپنی عورت کو بھی کہو کہ تمہاری والدہ کی خدمت کرے اور بد زبانی نہ کرے اور اگر باز نہ آئے تو اس کو طلاق دے دو۔ اگر تم میری ان نصیحتوں پر عمل نہ کرو تو میں خوف کرتا ہوں کہ عنقریب تمہاری موت کی خبر نہ سنوں۔ تم نہیں دیکھتے کہ خدا تعالیٰ کا قہر زمین پر نازل ہو رہا ہے اور طاعون دنیا کو کھائے جا رہی ہے ایسا نہ ہو کہ اس بدعملی کی وجہ سے طاعون کا شکار ہو جاؤ اگر تم اپنے مال سے اپنی والدہ کی خدمت کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہیں برکت دے گا یہ وہی والدہ ہے کہ جو دعاؤں کے ساتھ تمہیں ایک مصیبت سے پالا تھا اور ساری دنیا سے زیادہ تم سے محبت کی۔ پس خدا تعالیٰ اس گناہ سے درگذر نہیں فرمائے گا جلد توبہ کرو۔ جلد توبہ کرو ورنہ عذاب نزدیک ہے اس دن پچھتاؤ گے جب دنیا بھی جائے گی اور ایمان بھی میں نے باوجود کم فرصتی کے یہ خط لکھا ہے۔ خدا تمہیں اس لعنت سے بچائے جو نافرمانوں پر پڑتی ہے۔ اگر تمہاری والدہ خواہ بد زبان ہے اور کیسی ہی بدخلقی کرتی ہے اور خواہ کیسی ہی تمہارے نزدیک بری ہے وہ سب باتیں اس کو معاف ہیں کیونکہ ان کے حق ان تمام باتوں سے بڑھ کر ہیں تمہاری خوش قسمتی ہوگی کہ میری اس تحریر کو پڑھ کر توبہ کرو اور سخت بدقسمتی ہو گی کہ میری اس تحریر سے فائدہ نہ اٹھاؤ گے۔"

(خاکسار مرزا غلام احمد مسیح موعود)

اس کے بعد تمام احمدی بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے والدین جیسی انمول موتیوں کی قدر و منزلت کو پہنچانتے ہوئے ان سے حسن سلوک ادب و احترام اور عزت و تکریم سے پیش آئیں اور ان کی مقدور بھر خدمت کر کے ان کی دعائیں لیں اور دعائیں بھی ایسی کہ جن کے متعلق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین دعائیں ضرور قبول کی جاتی ہیں بیمار کی ۲۔ مسافر کی ۳۔ والدین کی اولاد کے حق میں۔ وہ دیکھیں گے کہ والدین کی دعاؤں کے طفیل کس طرح وہ دین و دنیا میں سرخرو ہوتے ہیں۔

انھیں اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہو گی وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا مورد بن کر جنت کے وارث ٹھہرینگے ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان اور منشاء کے پورا کرنے والے ہوں گے جو بھائی والدین جیسی نعمت سے محروم ہو چکے ہوں ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے والدین کے لئے سربسجود ہو کر درد دل سے دعا مانگ کر ان کی روح کے لئے باعث رحمت اور تسکین کا موجب بنیں۔

دعا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو ان نیک نصائح پر عمل پیرا ہونے کی ہمت اور توفیق عطا فرماتے۔

آمین اللھم آمین

درخواست ہائے دعا

۱۔ محترمہ سراج بی بی صاحبہ کلرک لجنہ اماء اللہ مرکزیہ جھنگ میں بیمار ہیں اور ان کا عنقریب اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

۲۔ میری چھوٹی لڑکی قیصرہ ملک چند دنوں سے بخار میں مبتلا ہے احباب کرام سے بچی کی کامل شفا کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(منصور احمد خیبر پور)

۳۔ میری والدہ صاحبہ اہلیہ بابو غلام محمد صاحب عرصہ چھ ماہ سے سخت بیمار چلی آرہی ہیں جس کی وجہ سے جسمانی کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ احباب کرام سے والدہ محترمہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(لطافت احمد دھرم پورہ لاہور)

۴۔ جلال پور جٹاں کے مسٹر جلیل احمد صاحب بعض پریشانیوں کی وجہ سے اس وقت دعاؤں کے محتاج ہیں احباب سے درخواست دعا ہے

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

۵۔ میرا چھوٹا بھائی ڈاکٹر ملک مسعود احمد اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے امریکہ گیا ہے بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم اسے کامیاب و بامراد واپس لائے۔ (ملک محمود احمد سرگودھا)

انصار اللہ کے اعلانات

چند اہم تربیتی امور

نماز باجماعت: فریضہ پانچ وقتی نماز کی باجماعت ادائیگی مومن کا شیوہ ہے مسجد میں مومن ایسا ہے جیسے پانی میں مچھلی احادیث میں نماز باجماعت کی اتنی تاکید آئی ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نماز درحقیقت وہی نماز ہے جو باجماعت مسجد میں ادا ہو رسول کریمؐ نے نماز عشاء سے غیر حاضر مسلمانوں کے متعلق اپنی ناراضگی کا جو اظہار فرمایا وہ بارہا احباب کے سامنے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لٹریچر میں آچکا ہے بنا بریں احباب کی توجہ اس اہم فریضہ کی کما حقہ ادائیگی کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے۔

اسلامی شعار۔ داڑھی: یہ اہم اسلامی شعار ہے جو صحابہؓ نے رسول کریمؐ کی تقلید میں اور آپ کے واضح ارشاد کی تعمیل میں اختیار کیا۔ خلفاء راشدینؓ نے اسی اسوۂ نبوی کو اپنایا۔ صوفیا کرام مجددین اور علماء امت نے اس کی پیروی کی اور موجودہ زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ نے اس سنت کو از سر نو اپنے نمونہ سے زندہ کیا اور آپ کے خلفاء اور صحابہؓ نے اس کی پابندی کی اور ہر ایک سعید روح جو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوتی ہے وہ اس شعار کی اہمیت کو محسوس کرتی ہے لازم ہے کہ احباب اس شعار کی پوری پابندی اختیار کر کے اسلامی روایات کو مستحکم سے مستحکم بناتے چلے جائیں۔

اسلامی شعار۔ لباس: ایک شخص نے پوچھا کیا ہندوؤں والی دھوتی باندھنی جائز ہے یا نہیں اس پر حضرت اقدسؑ نے فرمایا:۔

"تشبہ بالکفار تو کسی ہی رنگ میں جائز نہیں۔ اب ہندو ماتھے پر ایک ٹیکا سا لگا لیتے ہیں کوئی وہ بھی لگا لے یا سر پر بال تو ہر ایک کے ہوتے ہیں مگر چند بال بودی کی شکل میں ہندو رکھتے ہیں اگر کوئی ویسے ہی رکھ لیوے تو یہ ہرگز جائز نہیں۔ مسلمانوں کو اپنے ہر ایک حال میں وضع قطع میں غیرت مندانہ چال رکھنی چاہیئے ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تہ بند بھی باندھا کرتے تھے اور سراویل بھی آپ کا خریدنا ثابت ہے جسے ہم پاجامہ یا تنبی کہتے ہیں ان میں سے جو چاہیئے پہنے علاوہ ازیں ٹوپی کرتہ چادر اور پگڑی بھی آپ کی عادت مبارک تھی جو چاہے پہنے کوئی حرج نہیں ہاں البتہ اگر کسی کو کوئی نئی ضرورت درپیش آوے تو اسے چاہیئے کہ ان میں ایسی چیز کو اختیار کرے جو کفار سے تشبیہ نہ رکھتی ہو اور اسلامی لباس سے قریب تر ہے جب ایک شخص اقرار کرتا ہے کہ میں ایمان لایا تو اس کے بعد وہ ڈرتا کس چیز سے ہے اور وہ کونسی چیز ہے جس کی خواہش اب اس کے دل میں باقی رہ گئی ہے کیا کفار کی رسوم و عادات کی جواب اسے ڈر چاہیئے تو خدا کا اور اتباع چاہیئے تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کسی ادنیٰ سے گناہ کو خفیف نہ جاننا چاہیئے بلکہ صغیرہ ہی کی اصرار کبیرہ ہے ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے ایسی فطرت ہی نہیں دی کہ ان کے لباس یا پوشش سے فائدہ اٹھائیں۔ سیالکوٹ سے ایک دو بار انگریزی جوتا آیا ہمیں اس کا پہننا ہی مشکل ہوتا تھا کبھی ادھر کا ادھر اور دائیں کا بائیں۔ آخر تنگ آکر سیاہی کا نشان لگایا گیا کہ شناخت رہے مگر اس طرح بھی کام نہ چلا آخر میں نے کہا کہ یہ میری فطرت ہی کے خلاف ہے کہ ایسا جوتا پہنوں"

(۳۲۵ فتاویٰ بحوالہ بدر ۱۹۰۳/۲/۱۷)

اطاعت: ایک شخص نے پوچھا کہ حکام اور برادری کے ساتھ کیسا سلوک کریں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"ہر ایک سے نیک سلوک کرو حکام کی اطاعت اور وفاداری ہر انسان کا فرض ہے وہ ہماری حفاظت کرتے ہیں اور ہر قسم کی مذہبی آزادی ہمیں دے رکھی ہے میں اس کو بڑی بے ایمانی سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کی اطاعت اور وفاداری سچے دل سے نہ کی جائے"

(ملفوظات حصہ اوّل صفحہ ۴۵۹)

سچائی: حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"حقیقت میں جب تک انسان جھوٹ کو ترک نہیں کرتا وہ مطہر نہیں ہو سکتا نابکار دنیادار کہہ سکتے ہیں کہ جھوٹ کے بغیر گزارہ نہیں ہوتا یہ ایک بے ہودہ گوئی ہے اگر سچ سے گزارہ نہیں ہو سکتا تو پھر جھوٹ سے ہرگز گزارہ نہیں ہو سکتا افسوس کہ یہ بدبخت لوگ خدا تعالیٰ کی قدر نہیں کرتے وہ نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بدوں گزارہ نہیں ہو سکتا وہ اپنا معبود اور مشکل کشا جھوٹ کی نجاست کو ہی سمجھتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں جھوٹ کو بتوں کی نجاست کے ساتھ وابستہ کر کے بیان فرمایا ہے" (ملفوظات حصہ اوّل ص ۳۶۷)

تمباکو: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تمباکو ہم مسکرات میں داخل نہیں کرتے۔ لیکن یہ ایک لغو فعل ہے اور مومن کی شان ہے والذین ھم عن اللغو معرضون۔ اگر کسی کو کوئی طبیب بطور علاج بتاوے تو ہم منع نہیں کرتے ورنہ یہ لغو اور اسراف کا فعل ہے اور اگر آنحضرتؐ کے وقت میں ہوتا تو آپ اپنے صحابہؓ کے لئے کبھی پسند نہ فرماتے" (فتاویٰ بحوالہ الحکم ۱۹۰۳/۳/۲۴)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرمی حاجی محمد صادق صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لاڑکانہ کی دائیں ہاتھ کی کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے (محمد حیات چوہدری لاڑکانہ)

۲۔ مکرم صوبیدار محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اور آجکل نقاہت اور کمزوری زیادہ ہے۔

(محمد اجمل شاہد مربی سلسلہ پشاور شہر)

۳۔ امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ مولوی برکت علی صاحب لائق بہت دنوں سے علیل ہیں۔

(خواجہ محمد احمد غلہ منڈی جڑانوالہ)

۴۔ میرے شوہر میجر غلام محمد اقبال صاحب مشرقی بنگال چٹاگانگ میں بیمار ہیں۔

(امتہ القیوم اہلیہ میجر غلام محمد اقبال)

۵۔ بندہ کافی عرصہ سے دماغی عارضہ میں مبتلا چلا آتا ہے حالت دن بدن زیادہ خراب ہو رہی ہے۔ اور خاکسار کی بیوی بھی بیمار ہے (میاں فضل الٰہی لالہ موسےٰ)

۶۔ مکرم شیخ عبدالواحد صاحب پریذیڈنٹ حلقہ دھرم پورہ لاہور عرصہ سے بیمار ہیں اب ان کی حالت تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے اکثر بے ہوشی رہتی ہے۔

۷۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب نٹ ملکیشن صاحب صادق آباد ضلع رحیم یار خاں کچھ عرصہ سے مالی پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ (خواجہ خورشید احمد)

۸۔ بندہ کو کئی ایک پریشانیاں اور تکالیف ہیں (محمد ابراہیم خلیل بشیر آباد سندھ)

۹۔ چوہدری محمد نواز صاحب احمدی اور چوہدری غلام رسول صاحب احمدی اور دو آدمی اور ہماری برادری کے قتل کے مقدمہ میں ماخوذ ہیں

(سردار خاں احمدی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ موہلنکے)

احباب ان سب کی صحت کاملہ عاجلہ اور مشکلات و پریشانیوں سے نجات کے لئے دعا فرمادیں۔

کامیابی و درخواست دعا

مکرم شیخ فضل حق صاحب سلیطی جہلم کی عزیزہ بشریٰ سلیطی نے ایم اے کے امتحان میں اعلےٰ ڈویژن میں کامیابی حاصل کی ہے اس خوشی میں کسی مستحق کے نام انھوں نے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی بابرکت فرمائے آمین۔ (مینیجر)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۶۲ء مجھے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے بچے کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ الودود نے ازراہ شفقت "سمیع اللہ ناصر" تجویز فرمایا ہے نومولود کی درازیٔ عمر دینی و دنیوی دولت سے مالا مال ہونے نیز قرۃ العین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(حاجی برکت اللہ ایم اے علاقائی قائد خدام الاحمدیہ آزاد کشمیر)

آپ بھی

میں شامل ہو سکتے ہیں

جنہیں اب تک

۵۰۰۰ء۳۶۶ روپے

کے گرانقدر انعامات پیش کئے جاچکے ہیں، اب تک یہ خطیر رقم ۹۹۲۸ انعامی بونڈوں پر جیتی جاچکی ہے۔

انعامی بونڈ ۲۹ ستمبر، ۱ بجے دن، سے پہلے خریدیئے ——— ممکن ہے جنوری ۶۳ء کی قرعہ اندازی میں آپ بھی جیتنے والوں کی فہرست میں ہوں!

اب 'ٹی' اور 'یو' سلسلے کے انعامی بونڈ فروخت ہو رہے ہیں

آج ہی

اِنعامی بونڈ

خریدیئے

ہر صورت میں آپ کی جیت

DPP. 27.

ہمیں خط لکھتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

نمبر ۱۶۳۸۸ :- میں عبدالواحد خاں ولد گل محمد خان قوم بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن جھوٹی روڈ ڈاکخانہ علی پور گھلواں ضلع مظفر گڑھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۱/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت بذریعہ ملازمت مبلغ -/۶۰ روپے -/۳۰ روپے کل -/۹۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف عبدالواحد خان ولد گل محمد خان سکنہ علی پور گھلواں ضلع مظفر گڑھ۔ العبد :- عبدالواحد بقلم خود۔ گواہ شد :- احمد دین ولد شیخ سراج الدین صاحب قوم شیخ سکنہ علی پور۔ گواہ شد :- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ

نمبر ۱۶۳۹۱ :- میں محمد بی بی زوجہ رحیم بخش قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۴۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۷ء ساکن چک نمبر ۹۲ ایم۔ ایل ڈاکخانہ کرور ضلع مظفر گڑھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر -/۵۰۰ روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط الراقم الحروف ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ۔ الامتہ :- محمد بی بی زوجہ رحیم بخش چک ۹۲ ایم ایل ضلع مظفر گڑھ گواہ شد :- رحیم بخش خاوند موصیہ چک ۹۲ ایم۔ ایل۔ ڈاکخانہ کرور ضلع مظفر گڑھ گواہ شد :- ابراہیم بقلم خود ولد مولا بخش پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ۹۲ ایم ایل ضلع مظفر گڑھ

نمبر ۱۶۳۹۲ :- میں کنیز فاطمہ زوجہ عبدالواحد خاں قوم شیخ راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن جھوٹی روڈ ڈاکخانہ علی پور گھلواں ضلع مظفر گڑھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۱/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ جس کی قیمت مبلغ -/۱۰۰۰ روپیہ ہوگی۔ زیور طلائی وزنی ۱۰ تولہ قیمت -/۱۳۰۰ روپیہ۔ زیور نقرہ وزنی ۳۵ تولہ قیمت -/۷۰ روپے کل میزان -/۲۳۷۰ روپیہ جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ تفصیل زیورات۔ پازیب نقرہ ۳۵ تولہ۔ ایک جوڑا کنگن طلائی ۴ تولہ۔ جھومر طلائی ۳ تولہ پوپہ طلائی ۱ تولہ۔ جھالریاں (کانٹے) طلائی دو جوڑے ۲ تولے کل میزان زیورات طلائی ۱۰ تولے۔ فقط راقم الحروف۔ عبدالواحد خاں خاوند موصیہ۔ الامتہ۔ کنیز فاطمہ زوجہ عبدالواحد خاں۔ گواہ شد :- عبدالواحد خاں بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد :- احمد دین ولد شیخ سراج الدین قوم شیخ سکنہ علی پور

نمبر ۱۶۷۴۶ :- میں سکینہ بی بی زوجہ میاں کمال الدین قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۵۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن لاہور ڈاکخانہ مکان نمبر ۳ سورج سٹریٹ نمبر ۳۵ رام نگر سنت نگر لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۷/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ ایک ہزار پانچ صد روپیہ بذمہ خاوند ہے اور کوئی زیور نہیں صرف حق مہر میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں یا ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اور اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا اور کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط۔ راقم الحروف میاں کمال الدین خاوند موصیہ مکان نمبر ۳ سورج سٹریٹ نمبر ۳۵۔ رام نگر سنت نگر لاہور۔ الامتہ :- سکینہ بی بی گواہ شد :- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا۔ کارکن دفتر وصیت ربوہ ۱/۷/۶۲۔ گواہ شد :- عبدالقیوم بیگ ولد مرزا محمد صدیق

نمبر ۱۶۷۵۹ :- میں مسمی شیر محمد ولد الہ بخش قوم ارائیں کمبوہ پیشہ زمینداری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھینی ڈاکخانہ شر قپور کلاں ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ جولائی ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت منقولہ تعدادی -/۱۴۰۰ روپیہ بصورت اراضی بقدر ملکیتی ایک ایکڑ چاہی، مرتہنی ۱/۲ ایکڑ چاہی ہے۔ جو کہ واقعہ موضع بھینی تحصیل فیروز والہ ضلع شیخوپورہ ہے۔ جائیداد غیر منقولہ ایک قطعہ مکان خام واقعہ موضع بھینی مذکور مالیتی بقدر -/۲۰۰ روپے ہے دو عدد بھینس مالیتی -/۶۰۰ روپے ہے۔ کل حیثیت مذکورہ کی میزان -/۲۲۰۰ روپے ہے۔ جو کہ میری ملکیت و مقبوضہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف ملک محمد شفیع ولد حکیم محمد شریف صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھینی شر قپور ضلع شیخوپورہ۔ العبد :- نشان انگوٹھا :- شیر محمد ولد الہ بخش قوم ارائیں کمبوہ ساکن بھینی ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد :- ملک محمد عاشق ولد حکیم محمد شریف مرحوم بھینی۔ گواہ شد :- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا دفتر وصیت

نمبر ۱۶۸۳۷ :- میں شیخ مبارک احمد ولد مستری رحمت علی صاحب قوم شیخ پیشہ وکالت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گنج ڈاکخانہ مغلپورہ ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ جنوری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ــ میرا ایک مکان واقعہ محلہ دار الرحمت ربوہ میں ہے۔ جس کی موجودہ قیمت اندازاً -/۱۹۰۰ صد روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز اس کے علاوہ جو جائیداد میری موت پر ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ علاوہ ازیں میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو بذریعہ وکالت مجھے اندازاً -/۲۵۰ روپے ماہوار ہوتی ہے۔ اس میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اپنی ہر قسم کی پیدا کردہ جائیداد یا مزید کوئی اور آمد کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد :- شیخ مبارک احمد ایڈووکیٹ ولد مستری رحمت علی فضل سٹریٹ گنج مغلپورہ لاہور ۱۲/۱/۶۲۔ گواہ شد :- ملک منور احمد۔ جاوید وصیت نمبر ۱۵۵۷۰ سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ ۱۲/۱/۶۲۔

گواہ شد :- حیات محمد وصیت ۱۰۵۸۵ زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ گنج مکان نمبر ۴ گلی نمبر ۲۳۔

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ دین سکندرآباد ــ دکن

تبت کی سرحد پر بھارتی اور چینی فوجوں میں خوفناک تصادم تین چینی ہلاک دو مجروح

صورت حال نہایت سنگین ہو گئی۔ بھارتی فوجوں نے چینی مورچوں کا کچھ حصہ تباہ کر دیا

پیکنگ ۲۶ ستمبر نیا چین خبر رساں ایجنسی نے خبر دی ہے کہ کل تیسرے پہر بھی تبت اور شمال مشرقی سرحدی علاقہ کی درمیانی سرحد پر بھارتی اور چینی فوجوں میں زبردست مقابلہ ہوا۔ جس میں تین چینی سرحدی سنتری ہلاک اور دو افسر زخمی ہو گئے۔

خبر رساں ایجنسی نے بتایا ہے کہ بھارتی فوجوں نے سرحد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کل شام ایک چینی سرحدی چوکی پر حملہ کر دیا۔ چینی سرحدی محافظوں کو دفاعی اقدام پر مجبور ہونا پڑا اور انہوں نے جوابی فائرنگ کی۔

پیکنگ کے تمام اخبارات میں کل ایک مختصر سا اعلان شائع ہوا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ چین کے صوبہ تبت اور بھارت کے شمال مشرقی سرحدی علاقہ کی درمیانی سرحد پر چینی اور بھارتی فوجوں میں لڑائی جاری ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ کل کے تصادم میں جو چیڈ ڈنگ نامی گاؤں کے قریب ہوا۔ ایک چینی افسر ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔ چینیوں کا دعوےٰ ہے کہ یہ گاؤں ان کی سرزمین پر ہے۔ بھارتی فوجوں کے جانی نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ اعلان میں مزید بتایا گیا ہے کہ بھارتی فوجوں نے فائرنگ کی، دستی بم پھینکے اور چینی مورچوں کا کچھ حصہ تباہ کر دیا جس سے چینیوں کو دفاعی کارروائی پر مجبور ہونا پڑا۔ سفارتی مبصر سرحد پر موجودہ صورت حال کو نہایت سنگین خیال کرتے ہیں۔ یوں تو ہال گرمیوں کے پورے موسم میں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد تصادم ہوتے رہتے تھے لیکن موجودہ پیمانے پر کبھی نہیں ہوئے تھے۔ ان کے بارے جو چینی اطلاعات آ رہی ہیں وہ بہت مختصر ہوتی ہیں پیکنگ کے پیپلز ڈیلی نے اپنی ۲۲ ستمبر کی اشاعت میں جو اداریہ شائع کیا تھا۔ اس میں لکھا تھا کہ صورت حال نہایت سنگین ہے اور اس کے نتائج نہایت سنگین ثابت ہوں گے۔ اسی روز اخبار نے اطلاع دی تھی کہ ایک روز قبل چین نے ایک سرحدی تصادم کے سلسلہ میں بھارت سے سخت احتجاج کیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ بھارت چینی علاقہ فوراً خالی کر دے

بھارتی وزارت امور خارجہ کے ایک ترجمان نے کل نئی دہلی میں بتایا تھا کہ فائرنگ کے گاہے بگاہے تبادلہ کے سوا سرحدی صورت حال میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

جنوبی افریقہ کا مسئلہ ایجنڈے میں کر لیا گیا

اقوام متحدہ (نیویارک) ۲۶ ستمبر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے جنوبی افریقہ میں بھارتی اور پاکستانی نسلوں کے باشندوں سے حکومت کے سلوک کے مسئلہ کو اپنے ایجنڈے میں شامل کر لیا ہے۔ صرف جنوبی افریقہ کے نمائندے نے مخالفت کی۔ بعد میں جنوبی افریقہ کے وزیر خارجہ نے اعلان کیا کہ میرا ملک اس مسئلہ پر بحث کا مقاطعہ کرے گا

عدن میں ایک سو چھ مظاہرین گرفتار

عدن ۲۶ ستمبر عدن میں پیر کے روز تین ہزار سے زائد افراد نے حکومت کے خلاف مظاہرے کئے۔ یہ مظاہرے دن بھر جاری رہے اور اس سلسلہ میں ایک سو چھ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ مظاہروں کا آغاز عین اس وقت ہوا جب عدن کی مجلس قانون ساز میں بحث و تمحیص ہو رہی تھی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مظاہروں میں حصہ لینے والوں میں اکثریت یمنی باشندوں کی تھی۔ اور ان مظاہروں کے سلسلہ میں دس افراد کو گرفتار کیا گیا ہے سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ یہ یمنی باشندے اپنے ان رہنماؤں کی ہدایت پر مظاہرے کر رہے تھے۔ جو عدن کی ٹریڈ یونین کانگریس میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ ایجنسی فرانس پریس کی اطلاع کے مطابق مظاہرین نے کل رات محکمہ تارکین وطن کے دفاتر کو نذر آتش کرنے کی کوشش کی۔ لیکن فوج نے آگ فوراً بجھا دی

سات نئے کارخانے قائم کرنے کا فیصلہ

راولپنڈی ۲۶ ستمبر پاکستان کو دوست ملکوں سے جو امداد ملتی ہے۔ اس سے پاکستان میں سات نئے کارخانے قائم کئے جائیں گے ان میں سے چار کارخانے مشرقی پاکستان میں اور تین مغربی پاکستان میں قائم ہوں گے ان کارخانوں کے لئے زر مبادلہ صنعتی ترقیاتی بنک کی معرفت دیا جائے گا۔

ترقیاتی منصوبوں کے لئے دس کروڑ روپیہ کی منظوری

ڈھاکہ ۲۶ ستمبر حکومت مشرقی پاکستان نے صوبے میں ترقیاتی منصوبوں کے لئے دس کروڑ روپیہ منظور کیا ہے۔ یہ روپیہ اس گرانٹ میں سے صرف کیا جائے گا۔ جو مرکز نے دی تھی۔ صدر ایوب نے گذشتہ دنوں مشرقی پاکستان کے دورے کے دوران اس گرانٹ کا اعلان کیا تھا۔ دس کروڑ روپیہ کی رقم سے پانچ کروڑ روپیہ ضلع کونسلوں کو اور میونسپل کمیٹیوں کو دو کروڑ دئے جائیں گے۔

قائمقام صدر کراچی پہنچ گئے

کراچی ۲۶ ستمبر قائمقام صدر مولوی تمیز الدین خان کل صبح بذریعہ تیز گام راولپنڈی سے یہاں پہنچے۔

ایوب کینیڈی ملاقات میں کشمیر کے مسئلہ پر غور کیا گیا

صدر ایوب آج جنرل اسمبلی سے خطاب کریں گے

واشنگٹن ۲۶ ستمبر، صدر ایوب کل نیویارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کریں گے۔ امریکی سائنسدانوں نے مغربی پاکستان میں سیم و تھور کے بارے میں جو رپورٹ تیار کی ہے صدر کینیڈی نے کل اس کا مسودہ صدر ایوب کے حوالے کر دیا۔ کل صدر ایوب اور صدر کینیڈی کی ملاقات میں مسئلہ کشمیر پر بھی اچھی طرح غور کیا گیا۔

کل زیادہ تر بات چیت پاکستان اور بھارت کے تعلقات کے بارے میں ہوئی دونوں سربراہوں نے اپنے مشترکہ اعلان میں اس بات پر اتفاق کیا کہ امن عالم کو شدید خطرہ پیدا ہو گیا ہے

صدر محمد ایوب خان کل اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کریں گے۔ آپ دوپہر کا کھانا اقوام متحدہ کے قائمقام سیکرٹری جنرل اوتھانٹ کے ہمراہ کھائیں گے۔ افریقی اور ایشیائی ملکوں کے مندوبین سے ملاقات کریں گے اور پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر محمد علی کی جانب سے دیئے جانیوالے ایک استقبالیہ میں شرکت کریں گے۔ صدر ایوب بدھ کو نیویارک روانہ ہوں گے اور ستائیس ستمبر کو کراچی روانہ ہو جائیں گے۔ صدر روانگی سے پیشتر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کریں گے۔

امریکی سائنسدانوں کی ایک جماعت نے مغربی پاکستان میں تھور و سیم کے مسئلہ کے بارے میں جو رپورٹ تیار کی ہے صدر کینیڈی نے کل اس کا مسودہ صدر ایوب کے حوالے کر دیا۔ صدر کینیڈی نے کہا ہے کہ کم زرعی پیداوار اور تھور وسیم کے اس مسئلہ پر قابو پانے کے لئے زبردست کوششوں کی ضرورت ہے۔

صدر ایوب نے آج صبح کا ناشتہ امریکہ کے اٹارنی جنرل اور صدر کینیڈی کے بھائی مسٹر رابرٹ کینیڈی کے ہمراہ پاکستان کے سفارتخانہ میں کیا۔ صدر ایوب کے پروگرام میں یہ ملاقات شامل نہیں تھی۔ صدر ایوب کل نائب صدر جانسن اور ان کی اہلیہ سے ان کی قیامگاہ پر ملاقات کریں گے۔ امریکہ میں پاکستان کے سفیر مسٹر عزیز احمد نے آج رات صدر ایوب کے اعزاز میں ایک عشائیہ دیا جس میں نائب صدر جانسن ان کی اہلیہ سابق صدر آئزن ہاور اور ان کی اہلیہ نے بھی شرکت کی۔

سیلاب سے شمالی بھارت میں ایک سو سے زیادہ ہلاک

نئی دہلی ۲۶ ستمبر۔ شمالی بھارت میں گزشتہ چند روز میں بارشوں اور سیلاب سے ایک سو سے زائد اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔ دہلی میں دریائے جمنا کا پانی کل رات شہر کے نشیبی علاقوں میں داخل ہو گیا جس سے ۲۵ ہزار اشخاص بے خانماں ہو گئے۔ یہاں پانی کی سطح بدستور بلند ہو رہی ہے۔ مشرقی پنجاب میں ۴۴ اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں ان میں سے بیشتر کی اموات مکانات گرنے سے واقع

ہوئیں۔ بہار میں ایک کشتی الٹ جانے کے بعد متعدد افراد لاپتہ ہیں۔ پی پی اے کی اطلاع کے مطابق ضلع پورنیا میں کشتی کے حادثے میں قریباً ساٹھ افراد ڈوب گئے۔ یہ کشتی سیلاب میں گھر کر الٹ گئی۔ صرف ایک لاش مل سکی ہے۔

جامعہ احمدیہ میں ایک علمی لیکچر

ربوہ ۔ مورخہ ۲۷/۹/۶۲ بروز جمعرات بوقت ۵ بجے شام مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل جامعہ احمدیہ کے ہال میں "لفظ توفی کے استعمال کے متعلق علمی تحقیق" کے موضوع پر مقالہ پڑھیں گے۔ احباب شرکت فرما کر مستفید ہوں۔

بشیر احمد اختر
سیکرٹری مجلس مذاکرہ علمیہ
جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

درخواست دعا

اہلیہ صاحبہ مکرم مولوی ظہور حسین صاحب گزشتہ ایک ماہ سے بیمار ہیں اور بغرض علاج لیڈی ولنگڈن ہسپتال لاہور میں داخل ہیں پچھلے دنوں وہاں ان کا آپریشن ہوا ہے جس کی وجہ سے کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ خون دیا جا رہا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴